# قربانی کے لیے مالی حیثیت اور قربانی کی کم از کم شرائط

ادارہ

## سوال

قربانی کی کم ازکم شرائط کیا ہیں؟ اور کتنی مالی حیثیت پر قربانی واجب ہوتی ہے؟

## جواب

واضح رہے کہ قربانی ہراُس عاقل، بالغ، مقیم، مسلمان، مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے، یعنی ساڑھے سات تولہ سونا (87.4875 گرام)، یا ساڑھے باون تولہ چاندی (612.4125 گرام) یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں، یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان ہو، جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا مالِ تجارت شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ (تجارتی سامان خواہ کوئی بھی چیز ہو، اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اس کے مالک پر بھی قربانی واجب ہوگی۔

نیز قربانی واجب ہونے کے لیے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گزرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں، ذوالحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مال ہو جائے تو اس پر قربانی واجب ہے، چنانچہ اگر قربانی کے تین دنوں میں سے آخری دن (۱۲/ذوالحجہ) بھی کسی صورت سے نصاب کے برابر مال یا ضرورت سے زائد سامان کا مالک ہوجائے تب بھی اس پر قربانی واجب ہے۔

بنابریں جس کے پاس رہائشی مکان کے علاوہ زائد مکانات موجود ہیں، ضروری مکان کے لیے پلاٹ کے علاوہ دیگر پلاٹ ہیں، ضروری سواری کے علاوہ دوسری گاڑیاں ہیں، خواہ یہ سب تجارت کے لیے ہوں یا نہ ہوں، بہرحال ایسا شخص قربانی کے حق میں صاحبِ نصاب ہے، اور اس پر قربانی کرنا شرعاً واجب ہے۔ نیز واضح رہے کہ ایسا شخص گھر میں ایک ہو یا ایک سے زائد، درج بالا شرائط کی موجودگی کی وجہ سے اگر ایک گھر میں متعدد

صاحبِ نصاب لوگ پائے جاتے ہوں تو سب پر علیحدہ علیحدہ قربانی واجب ہے، اور ایسی صورت میں از روئے شرع ایک ہی قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی نہیں ہوگی۔ ''رد المحتار'' میں ہے:

''وشرائطها الإسلام والإقامة و اليسار الذي يتعلق به وجوب (صدقة الفطر) ... (لا الذكورة، فتجب على الأنثى) . قال في الرد (قولهٗ:و شرائطها) أي شرائط وجوبها، ولم يذكر الحرية ... ولا العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف ... (قوله: واليسار) بأن ملك مائتي درهم أو عرضا يساو يها غير مسكنه وثياب اللبس أو متاع يحتاجه إلٰى أن يذبح الأضحية ولو لهٗ عقار يستغلهٗ، فقيل: تلزم لو قيمته نصابا ..... فمتى فضل نصاب تلزمه ولو العقار وقفا، فإن وجب له في أيامها نصاب تلزم وصاحب الثياب الأربعة لو ساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج مليا وبالمؤجل لا .'' (رد المحتار:٦-٣١٢، فتاویٰ ھندیة: ٥ -٢٩٢، البحر:٨ -١٧٤)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 8284/1436 — دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

# قربانی کے لیے گائے وقف کرنا

## سوال

بعض لوگ بقرہ عید میں گائے مدرسے کو وقف کرتے ہیں، ساتھ میں قربانی کی نیت بھی کرتے ہیں، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ آیا اس کی قربانی درست ہو جائے گی؟ یا صرف وقف کرنا درست ہوگا یا قربانی؟ براہِ کرم رہنمائی کریں۔

## جواب

واضح رہے کہ وقف اشیاءِ غیر منقولہ کا جیسے زمین، گھر، دکان وغیرہ کا وقف کرنا جائز ہے، اسی طرح وہ اشیاء جو ان اشیاءِ منقولہ کے تابع ہیں، جیسے زمین کے آلات وغیرہ، ان کا وقف بھی جائز ہے۔ اور اشیاءِ منقولہ میں سے گھوڑے اور جنگی ہتھیار کا وقف کرنا بھی جائز ہے۔ ان کے علاوہ جن اشیاءِ منقولہ کے وقف کا عرف ہو اُن کا وقف کرنا بھی جائز ہے، اور جن اشیاءِ منقولہ کا عرف نہیں، جیسے حیوان، کپڑے وغیرہ ان کا وقف کرنا جائز نہیں، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر کسی شخص نے جانور مدرسہ کے لیے وقف کیا تو اس کا وقف کرنا درست نہیں ہوگا، کیونکہ جانور کے وقف کا ہمارے ہاں عرف اور تعامل نہیں، جانور واقف کی ملکیت رہے گا۔ قربانی کا حکم یہ ہے کہ قربانی کرنے والا شخص مدرسے والوں کو وکیل بنائے کہ یہ جانور میری طرف سے ذبح کرو اور اس کا گوشت طلباء کو کھلاؤ تو اس صورت میں قربانی کی نیت کرنے سے قربانی ہو جائے گی اور گوشت طلباء کے لیے صدقہ ہوگا۔